# ویڈیوز دیکھ کر پیسہ کمانا، ناجائز ہے؟

ریفرینس نمبر:IEC-0060　　　　　　　　　　　　تاریخ:31-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک ویب سائٹ ہے، جس میں ایک اکاؤنٹ نمبر دیا ہوتا ہے، اس اکاؤنٹ میں پیمنٹ جمع کروانی ہوتی ہے جو کہ کم سے کم 500 روپے ہوتی ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ یہ رقم ناقابل واپسی ہوتی ہے۔ رقم جمع کروانے کے بعد ان کی طرف سے اسلامک ویڈیوز ہمیں دی جاتی ہیں مثلاً تلاوت قرآن اور دیگر موضوعات پر، ان ویڈیوز کو دیکھنے پر وہ ہمیں پروفٹ دیتے ہیں، مثلا 500 جمع کروانے والے کو روزانہ تین ویڈیوز بھیجی جائیں گی، 1000 جمع کروانے والے کو 4 اسی طرح جتنی زیادہ رقم مثلا دس ہزار، بیس ہزار جمع کروائیں گے تو اتنی زیادہ ویڈیوز آئیں گی اور انہیں دیکھنے پر اتنی ہی زیادہ انکم حاصل ہو گی۔ کیا اس طرح ویڈیوز دیکھ کر انکم حاصل کرنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ویڈیوز دیکھنے پر اجارہ کرنا اور اس سے انکم حاصل کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اجارے کے درست ہونے کے لئے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ جس کام پر اجارہ کیا جا رہا ہے وہ شریعت کی نظر میں منفعتِ مقصودہ ہو، عقل و شعور رکھنے والے لوگ اسے قابل اجارہ کام سمجھتے ہوں۔ پوچھی گئی صورت میں محض ویڈیوز دیکھنا ایسا قابل اجارہ کام نہیں جسے کرنے کے بعد کوئی شخص اجرت کا مستحق ٹھہرے لہٰذا اس ویب سائٹ سے مذکورہ طریقے پر انکم حاصل کرنا، ناجائز و حرام ہے، نیز ابتداء میں رقم جمع کروانے کی شرط لگانا شرط فاسد ہے۔

مزید یہ کہ اس میں گناہ کے کام پر معاونت بھی ہے کہ یہاں ویڈیوز دکھانے کا سب سے بڑا مقصد اشتہار لگوانے والی کمپنیوں کو دھوکا دینا ہوتا ہے، انہیں یہ شو کروایا جاتا ہے کہ اس ویب سائٹ کی ویڈیوز کو کثیر لوگ دیکھتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کمپنیاں اس ویب سائٹ پر اپنے اشتہار لگواتی ہیں اور اس کی مد میں کثیر رقم اس ویب سائٹ

والوں کو دیتی ہیں لہذا جب ڈمی لوگوں کو ویڈیوز دکھا کر حقیقی دلچسپی ظاہر کرنے والے لوگ ظاہر کیے جائیں تو یہ دھوکہ ہے اور کسی کافر کو بھی دھوکہ دینا جائز نہیں ہے۔

گناہ کے کاموں پر تعاون کرنے سے سے متعلق قرآن کریم میں ہے:

"وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَان"

ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

(پ:06، المائدہ، آیت:02)

دھوکہ دینے والوں کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لیس منا من غش"

یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دہی کرے۔

(سنن ابی داود، ج3، ص:272، مطبوعہ بیروت)

اجارے کی تعریف بیان کرتے ہوئے عین شے سے منفعت مقصودہ اور غیر مقصودہ حاصل کرنے سے متعلق در مختار میں ہے:"(تملیک نفع) مقصود من العین (بعوض) حتی لو استاجر ثیابا او اوانی لیتجمل بھا او دابۃ لیجنبھا بین یدیہ او دارا لا لیسکنھا او عبدا او دراھم او غیر ذلک لا لیستعملہ بل لیظن الناس انہ لہ فالاجارۃ فاسدۃ فی الکل، ولا اجر لہ لانھا منفعۃ غیر مقصودۃ من العین۔" یعنی: ایسی منفعت جو عین شے سے مقصود ہو اس کا عوض کے بدلے مالک بنا دینا اجارہ کہلاتا ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے کپڑے یا برتن سجاوٹ کے لئے کرائے پر لئے یا جانور کو برابر میں چلانے کے لئے کرائے پر لیا یا گھر، غلام اور درہم وغیرہ کو اس غرض سے کرائے پر لیا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ سب اسی کا ہے تو ان تمام صورتوں میں اجارہ فاسد ہو گا، اس صورت میں کوئی اجرت نہیں ملے گی کیونکہ یہ ایسی منفعت ہے جو عین شے سے مقصود نہیں۔

مقصود من العین کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ای فی الشرع ونظر العقلاء۔"

یعنی: عین شے سے جو منفعت مقصود ہو وہ شریعت اور عقلاء کی نظر میں منفعتِ مقصودہ ہو۔

ولا اجر لہ کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ای ولو استعملھا فیما ذکرہ۔"یعنی:

اگرچہ مستاجر نے اجارے پرلی ہوئی چیز کو اس غیر مقصود کام میں استعمال کیا ہو (پھر بھی اسے اجرت نہیں ملے گی)۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد6، صفحہ04، مطبوعہ بیروت)

اجارے کی شرائط صحت بیان کرتے ہوئے بدائع الصنائع میں علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ومنها ان تكون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الاجارة۔“ یعنی: اجارہ درست ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جس نفع کو حاصل کرنے کے لئے اجارہ کیا جارہا ہو، عادتاً عقد اجارہ سے وہ منفعت مقصود ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ192، مطبوعہ بیروت)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”جس نفع پر عقد اجارہ ہو وہ ایسا ہونا چاہیے کہ اُس چیز سے وہ نفع مقصود ہو اور اگر چیز سے یہ منفعت مقصود نہ ہو جس کے لیے اجارہ ہوا تو یہ اجارہ فاسد ہے مثلاً کسی سے کپڑے اور ظروف کرایہ پر لیے مگر اس لیے نہیں کہ کپڑے پہنے جائیں گے، ظروف استعمال کیے جائیں گے بلکہ اپنا مکان سجانا مقصود ہے یا گھوڑا کرایہ پر لیا مگر اس لیے نہیں کہ اس پر سوار ہوگا بلکہ کوتل چلنے کے لیے یا مکان کرایہ پر لیا اس لیے نہیں کہ اس میں رہے گا بلکہ لوگوں کے کہنے کو ہوگا کہ یہ مکان فلاں کا ہے، ان سب صورتوں میں اجارہ فاسد ہے اور مالک کو اُجرت بھی نہیں ملے گی اگرچہ مستاجر نے چیز سے وہ کام لیے جس کے لیے اجارہ کیا تھا۔“

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ107، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــــــــــہ**

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

13 صفر المظفر 1445ھ/31 اگست 2023ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com